چوبیس خزانے
مؤلف
امیر تبلیغ اسلامی شیخ طریقت حضرت مولانا
محمد ابراهیم عاجز قادری
مدظلہ العالی
قیمت: 30 روپے
اشاعت اول اپریل 2019ء
جملہ حقوق محفوظ ہیں
ناشر
مکتبۃ الاسلام
0334-7392411
042-37483308
قادری منزل 5/36 سوڈیوال کالونی ملتان روڈ لاہور

بخشے ہیں تجھے یاد کو اپنی جو خدا نے
دن رات کی صورت میں یہ "چوبیس خزانے"
عصیاں کے اندھیروں سے بچاؤ انہیں عاجزؔ
کچھ کام نہ آئیں گے سرِ حشر بہانے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ ط وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ ، فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ۝ (پ۱۸ النور۳۷)

ترجمہ: وہ مرد جنہیں غافل نہیں کرتا کوئی سودا اور نہ خرید وفروخت اللہ کی یاد اور نماز برپا رکھنے اور زکوٰۃ دینے سے، ڈرتے ہیں اُس دن سے جس میں اُلٹ جائیں گے دل اور آنکھیں۔ (کنزالایمان)

اس آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے اُن بندوں کا ذکرِ خیر فرمایا ہے جو دُنیوی کاروبار میں مشغول ہونے کے باوجود اُس کی یاد سے غافل نہیں ہوتے اور اُس کی اطاعت وعبادت بجالاتے ہیں۔اِس کے باوجود یومِ حساب اور اُس کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں کہ نہ معلوم بارگاہِ ربُّ العٰلمین عزّ جلالہ میں اُن کی یہ نیکی قبول ہوگی یا نہیں اور یہ کہ وہ رب تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا نہ کرسکے۔اللہ ربُّ العزّت نے اپنے اُن محبوب بندوں کا ذکرِ خیر درج ذیل آیتِ مقدّسہ میں بھی فرمایا ہے۔چنانچہ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَ قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ۝ (پ۱۸ المؤمنون۶۰)

ترجمہ: اور وہ جو دیتے ہیں جو کچھ دیں اور اُن کے دل ڈر رہے ہیں یوں کہ اُن کو اپنے رب کی طرف پھرنا ہے۔ (کنزالایمان)

نیکی قبول نہ ہونے سے ڈرنا

مروی ہے کہ اُمُّ الْمؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اس آیتِ کریمہ "وَ الَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّ قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ" (یعنی وہ لوگ جو کچھ کرتے ہیں اس پر اُن کے دل ڈرتے ہیں) کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا:

اَهُمُ الَّذِیْنَ یَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ وَیَسْرِقُوْنَ؟ ترجمہ: کیا یہ وہ لوگ ہیں جو شراب پیتے ہیں اور چوری کرتے ہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے صدیق کی بیٹی (رضی اللہ عنہا) نہیں (اس سے فُسّاق وفُجّار لوگ مراد نہیں)

وَلٰكِنَّهُمُ الَّذِیْنَ یَصُوْمُوْنَ وَ یُصَلُّوْنَ وَ یَتَصَدَّقُوْنَ وَ هُمْ یَخَافُوْنَ اَنْ لَّا تُقْبَلَ مِنْهُمْ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ یُسَارِعُوْنَ فِی الْخَیْرَاتِ۔ [1]

ترجمہ: لیکن یہ وہ لوگ ہیں جو روزے رکھتے ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں اور صدقات دیتے ہیں اور وہ اس پر ڈرتے ہیں کہ کہیں اُن کا عمل مَرْدُود نہ ہو جائے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو بھلائی کے کاموں میں جلدی کرتے ہیں۔

[1] سنن الترمذی کتاب تفسیر القرآن باب ومن سورۃ المؤمنون ص ۲۳ حدیث ۳۱۷۵

حکیمُ الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں:

اس سے (یعنی ان کے کاموں سے) مُراد نیک عمل (ہے خواہ وہ) بدنی ہو یا مالی۔ یعنی (وہ) جو نیک کام کرتے ہیں پھر بھی ڈرتے ہیں کہ شاید قُبول نہ ہو۔ خُلاصہ یہ ہے کہ متقی لوگ وہ ہیں جو گناہ نہیں کرتے (بلکہ نیک کام کرتے) ہیں اور ساتھ ہی ڈرتے ہیں۔ (نیک عمل) کرنا اور (اس کے باوجود عدمِ قبولیت سے) ڈرنا اُن کی صفت (ہے اور نیک عمل) نہ کرنا اور اکڑنا (یعنی گناہ پر اصرار کرنا) فُسّاق کا کام ہے۔ [1]

عبادت قُبول نہ ہونے کا خوف

سیدنا امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے احباب میں سے ایک کا بیان ہے کہ ایک رات آپ (رحمۃ اللہ علیہ) میرے گھر (تشریف لائے اور) گریہ وزاری فرماتے رہے۔ میں نے آپ (رحمۃ اللہ علیہ) سے سببِ گریہ دریافت کیا کہ آپ تو بزرگی کے حامل ہیں (پھر اس قدر گریہ وزاری کیوں فرماتے ہیں؟)

آپ (رحمۃ اللہ علیہ) فرمانے لگے کہ میں اس وجہ سے رو رہا ہوں کہ میں نے بلا ارادہ اور بھولے سے کسی ایسی خطا کی طرف قدم (نہ) اٹھائے ہوں یا اپنی زبان سے کوئی ایسی بات (نہ) کہہ دی ہو جو پروردگار حق تعالیٰ کو پسند نہ ہو، اس لیے (میری گرفت

[1] مراۃ المناجیح کتاب الرقاق باب البکاء والخوف ج ۷ ص ۱۳۹ ، ۱۴۰ زیرِ حدیث ۵۱۱۱

کرتے ہوئے) وہ مجھ سے فرمادے: اے حسن! ہماری بارگاہ میں تمہاری کوئی عزت و قدر نہیں اس لیے ہم تمہاری عبادت کو رد کرتے ہیں۔[1]

خوفِ الٰہی جلّ جلالہٗ چار طرح کا ہے

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

رب تعالیٰ سے ڈر چار طرح کا ہے:

❶ گناہ کرنے پر سزا سے ڈرنا ❷ نیکی کر کے قبول نہ ہونے سے ڈرنا

❸ اس کی عظمت سے ڈرنا ❹ اس کے (ساتھ کیے ہوئے) وعدوں کے خلاف ہونے سے ڈرنا یا فقط ہیبت سے ڈرنا۔[2]

محترم بھائیو اور بزرگو! اللہ تعالیٰ کے مقبول و محبوب بندوں کے احوال پر غور کیجیے کہ وہ حضراتِ قدسیہ ہر وقت طاعت و عبادتِ الٰہی جلّ جلالہٗ میں مشغول رہنے اور اس کی یاد میں مصروف ہونے کے باوجود اس کے عذاب اور یومِ حساب کو نہیں بھولتے اور وہ حضراتِ عالیہ صاحبِ تقویٰ اور مقامِ ولایت پر فائز ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی ناراضی و بے نیازی سے ڈرتے، روتے، گڑگڑاتے ہیں۔ اور ایک آج ہم ہیں کہ دن رات غفلت و معصیت میں جکڑے رہتے ہیں، رب تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری کی بجائے نافرمانی و ظلم و عدولی کو اپنی پہچان بناتے ہیں۔ اور سراپا گناہ گار و خطا کار ہونے کے باوجود نہ تو روزِ قیامت

[1] تذکرۃ الاولیاء ص ۳۹ [2] نور العرفان پ ۲۸ الحشر ۱۹

کی ہولناکیوں اور حساب وکتاب کی فکر کرتے ہیں اور رب قہار و جبار تعالیٰ کی ناراضی و بے نیازی سے ڈرتے ہیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں بار بار ہمیں فکرِ آخرت دلا رہا ہے اور اپنے عذاب و ناراضی سے ڈرا رہا ہے جیسا کہ اس کا ارشاد والا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ط اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ○ (پ۲۸،الحشر۱۸،۱۹)

ترجمہ: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور ہر جان دیکھے کہ کل (یعنی یومِ حساب) کے لیے کیا آگے بھیجا اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے اور ان جیسے نہ ہو جو اللہ کو بھول بیٹھے تو اللہ نے انہیں بلا میں ڈالا کہ اپنی جانیں یاد نہ رہیں وہی فاسق ہیں۔ (کنزالایمان)

غور تو کیجیے اللہ تعالیٰ کے مقبول و محبوب بندے دُنیوی مصروفیت کے باوجود بھی یادِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے غافل نہیں ہوتے بلکہ اس کی یاد کے چراغوں سے اپنے دلوں کو روشن اور اس کی محبت کے گلابوں سے دلوں کو خوشبودار بناتے ہیں۔ مگر افسوس، صد افسوس ہم فارغ اوقات میں بھی رب تعالیٰ کی یاد سے غافل رہتے ہیں اور فضول و بیکار بلکہ بیہودہ و ناجائز کاموں میں اپنے فارغ اوقات گزارتے ہیں۔ آج تو یہ غافلانہ وقت گزاری ہمیں اچھی لگتی ہے لیکن روزِ قیامت جب اس کے بارے میں باز پُرس ہوگی تو ہمارے پاس حسرت و ندامت و شرمندگی کے سوا کچھ نہیں ہوگا مگر:

اب پھر پچھتائے کیا ہووت

جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

غفلت ومعصیت باعثِ حسرت وغم ہیں

سیدنا حضرت یحیٰی بن معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی ہے:

لَا تَكُنْ مِمَّنْ يَفْضَحُهُ الْمِيْزَانُ وَ الْحِسَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ترجمہ: ان لوگوں میں سے نہ ہونا جنہیں روزِ قیامت میزان اور حساب شرمندہ کریں گے۔

مزید ارشاد فرماتے ہیں:

كُلُّ وَاحِدٍ حُزْنُهُ عَلٰى قَدْرِ مَا فَرَّطَ فِيْ جَنْبِ اللّٰهِ[1]

ترجمہ: (روزِ قیامت) ہر شخص اس قدر غمگین ہوگا جس قدر اس نے اللہ تعالیٰ کے حق میں کوتاہی کی ہوگی۔

غفلت کی حسرت

حُجَّۃُ الْاِسْلَام سیدنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی نقل فرماتے ہیں کہ ایک صالح شخص نے اپنے (فوت شدہ) والد کو خواب میں دیکھا تو اس سے پوچھا اے میرے باپ! آپ کیسے ہو اور آپ کا کیا حال ہے؟ تو اس نے جواب دیا:

يَا وَلَدِيْ عِشْنَا فِي الدُّنْيَا غَافِلِيْنَ وَ مُتْنَا غَافِلِيْنَ

ترجمہ: اے میرے بیٹے! ہم دنیا میں غافل زندہ رہے اور غافل ہی مر گئے۔

[1] تنبیہ المغترین، ومن اخلاقہم رضی اللہ عنہم: ظلمہم بنفسہم الخ بسبب تقصیرہم فی الطاعات، ص ۴۵

؎ اَنْتَ فِیْ غَفْلَۃٍ وَّ قَلْبُکَ سَاھٍ

ذَھَبَ الْعُمْرُ وَ الذُّنُوْبُ کَمَا ھِیَ ۱؎

(یعنی تُو غفلت میں پڑا ہے اور تیرا دل بھی غافل ہے۔ تیری عمر تو ختم ہوگئی اور تیرے گناہ ویسے ہی ہیں)

؎ جاگنا ہے جاگ لے افلاک کے سایہ تلے

حشر تک رہنا پڑے گا خاک کے سایہ تلے

اے میرے بھائیو اور بزرگو! ہوش کے ناخن لو، خوابِ غفلت سے خود کو بیدار کرو، اپنا احتساب کرو کہ ہمارے شب و روز کیسے گزر رہے ہیں؟ آہ، صد آہ کفار و مشرکین، ملحدین و منافقین اور فجار و فاسقین کے پیچھے لگ کر ہم نے خود کو برباد کرلیا ہے۔ افسوس، صد افسوس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اتباع کرنے کی بجائے اُن بدبختوں کے نقشِ قدم پر چلنے لگے اور ان کے طور طریقے اپنانے لگے حتیٰ کہ ان کے باطل نظریات کو قبول کرنے لگے۔ افسوس، صد افسوس آج ہماری حالت اس قدر بگڑ چکی ہے کہ ہم گھر میں ہوں یا دفتر و دکان میں، مسجد میں ہوں یا بازار میں، بھری محفلوں میں ہوں یا ہسپتال و شادی ہال میں، دوستوں کے درمیان ہوں یا اہلِ خانہ کے ساتھ، الغرض خلوت میں ہوں یا جلوت میں اللہ تعالیٰ کی یاد اور اُس کی اطاعت سے غافل و کاہل دکھائی دیتے ہیں۔ آج ہمیں وہ دوست ہی اچھے لگتے ہیں جو غفلت آمیز محفلیں سجائیں، ہنسی مذاق، موج مستی اور آوارہ گردی

۱؎ مکاشفۃ القلوب باب۲ فی الغفلۃ ص۴۸

کریں۔ اور جو بیچارہ ہمیں اللہ و رسول جَلَّ جلالُہٗ و صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی یاد دلائے، اُن کی اطاعت وفرمانبرداری کی طرف بلائے، ذکر و درود کی محفل سجائے، قرآن وسنّت کی بات کرے، درس وتبلیغ کا اہتمام کرے تو ہمیں وہ ایک آنکھ نہیں بھاتا بلکہ اسے ہم اپنے دوستوں کی فہرست سے ہی نکال باہر کرتے ہیں اور ایسے شخص کو اپنی محفل میں بلانا، اس کے پاس جانا اور اس کی بات سننا گوارا نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہماری محافل میں اول تا آخر غفلت ہی غفلت چھائی ہوتی ہے۔ جب کہیں چار دوست جمع ہوتے ہیں تو فضول گپ شپ ہلکی بیہودہ گوئی و ناجائز باتیں ہی ہوتی ہیں، خوب قہقہے بلند ہوتے ہیں، ہنسی مذاق اور طنز و تنقید کے تیر چلتے ہیں، ہماری محافل میں اگر کچھ نہیں ہوتا تو وہ اللہ و رسول جَلَّ جلالُہٗ و صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ذکرِ خیر ہے۔ آج ہماری کتنی ایسی محفلیں ہیں جن میں ایک منٹ بھی اللہ و رسول جَلَّ جلالُہٗ و صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ذکرِ مبارک نہیں ہوتا۔ یاد رکھیے! ایسی محفلیں مُردار گدھے کی مانند ہیں اور روزِ قیامت حسرت و ندامت کا سبب ہوں گی۔ چنانچہ

حسرت اور نقصان والی محفل

سیّدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبیِ آخر الزّماں، رسولِ کون ومکاں، رحمتِ عالمیان صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے:

مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَّمْ يَذْكُرِ اللهَ　　ترجمہ: جو شخص کسی مجلس میں یوں بیٹھے کہ اس میں

تَعَالٰی فِیْهِ کَانَتْ عَلَیْهِ مِنَ اللہِ تِرَۃٌ وَّمَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَّا یَذْکُرُ اللہَ فِیْهِ کَانَتْ عَلَیْهِ مِنَ اللہِ تِرَۃٌ وَّمَنْ قَامَ مَقَامًا لَّمْ یَذْکُرِ اللہَ فِیْهِ کَانَتْ عَلَیْهِ مِنَ اللہِ تِرَۃٌ [1]

اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حسرت اور ندامت ہوگی۔ اور جو شخص پہلو پر لیٹے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے تو (بھی) اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حسرت اور ندامت ہوگی۔ اور جو کسی جگہ پر کھڑا ہو کہ اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے تو (بھی) اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حسرت اور ندامت ہوگی۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں:

مطلب یہ ہے کہ جب کسی دینی یا دنیاوی مجلس میں بیٹھو اور جب بھی سونے کے لیے بستر پر جاؤ تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو ورنہ کل قیامت میں ان اوقات کے ضائع ہو جانے پر کفِ افسوس ملو گے (لہٰذا بندے کو چاہیے کہ وہ ہر حال میں اپنی نشست و برخاست اور نیند اور بیداری کی حالت میں شب و روز اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے) بعض لوگ ہر وقت درود شریف پڑھتے رہتے ہیں، ان کی اصل یہ حدیث ہے۔ مومن کی کوئی ساعت ذکرِ اللہ سے خالی نہ ہونی چاہیے۔ [2]

محترم بھائیو اور بزرگو! مذکورہ حدیثِ پاک ہماری غفلت دور کرتی ہے اور ہمیں خوابِ غفلت سے جگا رہی ہے۔ لہٰذا اس فرمانِ مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام

[1] سنن ابو داود، کتاب الادب، باب [illegible] حدیث [illegible]، السنن الکبریٰ للنسائی ج٦، ص [illegible] حدیث [illegible]، مسند الشامیین للطبرانی ج٢، ص [illegible] حدیث [illegible]
[2] مراۃ المناجیح، کتاب الدعوات، باب ذکر اللہ [illegible] الفصل الثانی، ج٣، ص [illegible] تحت حدیث [illegible]

کو پلّے گرہ باندھ لو، اس پر خوب غور و تدبر کرو اور روزِ قیامت کی حسرت و ندامت کو محسوس تو کرو کہ جب سورج ایک میل کے فاصلے سے آگ برسا رہا ہوگا، گرمی کے مارے لوگوں کا برا حال ہوگا، ہر ایک کو اپنی پڑی ہوگی۔ ایسے میں فلمیں، ڈرامے، گانے اور غفلت، شخصیت کی بربادی کا باعث بن کر جب ہمارے سامنے آئے گی تو ہمارا کیا بنے گا؟ ہم قدرے بے بضاعتیں، احکم الحاکمین عزوجل کے دربارِ پُرجلال میں کیا منہ لے کر جائیں گے اور اس کے حضور کیا جواب پیش کریں گے، سوائے پچھتاوے، کفِ افسوس ملنے اور شرمندگی کے ہمارے پاس کیا ہوگا۔ ؎

پرسشِ اعمال تم سے جس گھڑی فرمائے گا
رب کو عاجز کیسے دو گے جرم و عصیاں کا حساب

لہٰذا ابھی سانسوں کی مالا ٹوٹی نہیں، توبہ کا موقع ہاتھ سے گیا نہیں تو ابھی اللہ وحدہٗ رحیم و رحمٰن، غفار و ستار عزوجل کے حضور صدقِ دل سے سچی توبہ کرتے اور اپنی آخرت کی فکر کریں۔ اور بری صحبت اور غفلت آمیز محفلوں کی نحوستوں کو فراموش نہ کریں کہ ایسی محفلیں اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک مردار گدھے کی طرح ہیں۔

مُردار گدھے کی مثل

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ مصطفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، محبوبِ ربُّ العزت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد باعثِ عبرت ہے،

مَا مِنْ قَوْمٍ يَقُومُونَ مِنْ مَجْلِسٍ لَا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ فِيهِ إِلَّا قَامُوا عَنْ مِثْلِ جِيفَةِ حِمَارٍ وَكَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ۔[1]

ترجمہ: نہیں کوئی قوم (گروہ یا جماعت) جو کسی مجلس سے یوں اٹھ کھڑے ہوں کہ اس (مجلس) میں وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کریں مگر وہ مردار گدھے کی مثل سے اٹھے اور وہ (ذکر سے خالی مجلس) روزِ قیامت ان پر حسرت ہوگی۔

حضرت علامہ مولانا محمد سعید احمد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ "اشعۃ اللمعات" کے ترجمہ میں اس حدیثِ پاک کے تحت تحریر فرماتے ہیں:

یعنی جو لوگ آپس میں مل کر بیٹھیں اور دنیا کی باتوں اور بیہودہ گوئی میں مصروف رہیں تو ایسے لوگوں کی مثال ان لوگوں کی سی ہے جو مردار گدھے کے پاس بیٹھے ہوئے ہوں اور پھر کچھ دیر بیٹھے رہنے کے بعد اٹھ کر چل پڑیں اور منتشر ہو جائیں۔ حاصلِ حدیث یہ ہے کہ جو مجلس اللہ تعالیٰ کے ذکر سے خالی ہو وہ نحوست و خرابی میں ایسی ہے جیسے گدھے کے مردہ جسم سے بڑی بدبو پھیل رہی ہوتی ہے۔[2]

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں:

یعنی گویا یہ لوگ مردار گدھا کھا کر اٹھے جو پلید بھی ہے اور حقیر بھی اور اپنی زندگی میں حماقت میں مشہور بھی ہے اور شیطان کا مظہر بھی کہ اس کے بولنے پر لاحول

[1] سنن ابو داؤد کتاب الادب باب ۳۰ ص ۴۶۲ حدیث ۴۸۵۵؛ اسی طرح مسند الامام احمد بن حنبل ج ۳ ص ۵۱۵ (حدیث ۱۰۶۹۱) [2] اشعۃ اللمعات اردو ج ۳ ص ۳۴۵، ۳۴۶

محترم بھائیو اور بزرگو! مذکورہ احادیث طیبات سے ہمیں یہ درس ملتا ہے کہ ہم ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کریں، خواہ اکیلے ہوں یا لوگوں کے درمیان، کسی محفل میں ہوں یا بازار وگلی میں، گھر میں ہوں یا دفتر ودکان میں۔ دن رات سوتے جاگتے، کھاتے پیتے، چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے الغرض ہر وقت اللہ تعالیٰ کی یاد کو اپنا شعار بنائیں۔ کیونکہ دنیا میں رہتے ہوئے بندے کا جو بھی وقت ذکر اللہ سے خالی گزرے گا، اس پر اسے روزِ حساب بڑی حسرت وندامت ہوگی اور وہ اس وقت کے ضیاع پر کفِ افسوس ملے گا۔ مگر ۔۔

پھر پچھتائے کیا ہووت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

چوبیس خزانے

حجۃ الاسلام سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الباری نقل فرماتے ہیں،

حدیث شریف میں آیا ہے کہ کل قیامت کے دن (دنیا میں گزارے ہوئے ہر) رات ودن کے بدلے میں جن کی چوبیس گھڑیاں ہیں، بندہ کے سامنے چوبیس خزانے رکھے جائیں گے۔ جب ایک خزانے کا دروازہ کھولا جائے گا تو وہ اُس کی نیکیوں سے لبریز اور منور ہوگا جو اس نے اس گھڑی میں کی تھیں۔ اس وقت (ان نیکیوں کو دیکھ کر) اس کے دل میں ایسی خوشی پیدا ہوگی کہ اگر اس خوشی کو دوزخیوں میں تقسیم کر دیا جائے تو وہ آتشِ دوزخ سے بے خبر ہو جائیں۔ اس (بندۂ مومن) کی اس

خوشی و شادمانی کا سبب یہ ہے کہ اس نے یہ سمجھ لیا ہے کہ یہ نور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبولیت کا وسیلہ ہیں۔ (پھر) جب ایک دوسرے خزانے کا دروازہ کھولیں گے جو سیاہ اور تاریک ہوگا تو اس خزانے سے ایسی بدبو آئے گی کہ سب لوگ (اس کو دیکھتے ہی) اپنی ناک بند کر لیں گے وہ ساعت معصیت کی ہوگی۔ اس کے دیکھنے سے (اس بندے کے) دل پر ایسی ہیبت اور پریشانی غالب ہوگی کہ اگر اسے تمام اہل جنت پر تقسیم کر دیا جائے تو ہر ایک (جنتی) پر جنت کی نعمتیں بھی ناگوار گزریں گی۔ (پھر) ایک اور خزانے کا دروازہ کھولا جائے گا تو اس میں نہ ظلمت (یعنی اندھیرا) ہوگا اور نہ ہی نور ہوگا۔ یہ وہ ساعت ہوگی جسے ضائع کیا گیا (یعنی اگر اس گھڑی میں کوئی گناہ نہیں کیا تو کوئی نیکی بھی نہ کی ہوگی) اس گھڑی کو ضائع کرنے والے شخص کے دل میں اس وقت ایسی حسرت اور پشیمانی ہوگی کہ گویا کسی نے ایک (بہت بڑا) خزانہ پایا، ایک وسیع سلطنت حاصل کی اور پھر اسے ضائع کر دیا (اس طرح) اس بندے کی تمام ساعتوں کو دکھایا جائے گا۔ پس (ہم میں سے) ہر شخص پر لازم ہے کہ (وہ) اپنے نفس سے کہے،

اے نفس! تیرے سامنے (یہ ایک دن اور رات نہیں بلکہ) چوبیس خزانے رکھے ہیں۔ خبردار! انہیں ضائع نہ کر۔ ورنہ (روز قیامت) اس حسرت و غم سے تو بہت زیادہ بے چین و بے قرار ہوگا۔[1]

[1] کیمیائے سعادت، اردو، اصل ششم، رکن دوم، ص ۸۶۳

التجائے عاجز

یہ زندگی گزاریں نہ آوارگی میں ہم
یا رب! رہیں ہر آن تری بندگی میں ہم

بھولے ہوئے ہیں موت کو دنیا کے عیش میں
دن رات جو گزارتے ہیں دل لگی میں ہم

اللہ! نیکیوں کی ہے درکار روشنی
ہائے پڑے گناہوں کی ہیں تیرگی میں ہم

دل میں نہ تیرا خوف ہے اور ہے نہ کچھ حیا
دن رات ہیں گزارتے بیہودگی میں ہم

کر دے تو پاک وصاف ہمیں اے خدائے پاک!
لتھڑے ہوئے گناہوں کی ہیں گندگی میں ہم

کس منہ سے تیرا بندہ کہیں خود کو اے خدا!
کرتے ہیں کاہلی جو تری بندگی میں ہم

افسوس تیری یاد سے غافل ہوئے ہیں یوں
ہیں مبتلا جو نفسِ لعیں کی بدی میں ہم

جینا حرام نفس لعیں نے ہے کر دیا
جینا تو چاہتے ہیں تری بندگی میں ہم

یارب! معاف کر دے ہمیں از پئے حضور
اعمال نیک کر دے کے زندگی میں ہم

یارب! ترے سوا ہمیں کچھ بھی نہ یاد ہو
دنیا سے جائیں ایسی ہی وارفتگی میں ہم

یارب! ترے حضور ہے عاجز کی التجا
ہوں مبتلا نہ روز جزا تشنگی میں ہم

جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محترم بھائیو اور بزرگو! عقلمندی کا یہی تقاضا ہے کہ روزِ قیامت کی ذلت و رسوائی اور ندامت و پشیمانی سے بچنے کے لیے یادِ الٰہی (ذکر) سے ہرگز ہرگز غافل نہ ہوں۔ خلوت میں ہوں یا جلوت میں، اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہنے کی عادت بنائیں۔ جب بھی دو چار افراد کہیں جمع ہوں وہ مجلس دینی ہو یا دنیوی اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر شروع ضرور کریں۔ چاہے وہ تسبیح و تہلیل کی صورت میں ہو یا تکبیر و تحمید کی شکل میں، تلاوت قرآن کی صورت میں ہو یا درود پاک کی شکل میں، وعظ و تبلیغ کی صورت میں ہو یا امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی شکل میں، اللہ و رسول (جل جلالہ

وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) کی شان و عظمت کے بیان کی صورت میں ہو یا ذکرِ شان و عظمتِ اولیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کی شکل میں، درس و بیان کی صورت میں ہو یا پھر احکام و مسائل سے آگاہی کی شکل میں۔ الغرض! ذکر اللہ کی کوئی نہ کوئی صورت ضرور بالضرور اختیار کی جائے۔ کیونکہ اللہ ربُّ العزّت کے ذکرِ پاک سے خالی مجلسیں مُردار گدھے کی طرح ہیں اور ان میں شرکت کرنے والے اس مُردار گدھے کو کھانے والوں کی مانند ہیں، نیز ربِّ ذوالجلال والاکرام کے حضور حاضری کے وقت حسرت و ندامت اور نقصان کا سبب ہیں، علاوہ ازیں دل کی سختی کا باعث ہیں۔ چنانچہ

دل سخت کرنے والی باتیں

سیّدنا حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آقائے نامدار، شفیعِ روزِ شمار، محبوبِ پروردگار جلَّ جلالہٗ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا ارشادِ پُروقار ہے:

لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللهِ فَإِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللهِ قَسْوَةٌ لِّلْقَلْبِ وَإِنَّ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللهِ الْقَلْبُ الْقَاسِيْ۔[1]

ترجمہ: ذکر اللہ کے بغیر زیادہ باتیں نہ کرو کیونکہ ذکر اللہ کے بغیر زیادہ باتیں کرنا دل کو سخت کرتا ہے اور بے شک لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ سے زیادہ دور وہ دل ہے جو سخت ہے۔

[1] سنن الترمذی، کتاب الزہد، باب ۶۲، ص ۵۷۳، حدیث ۲۴۱۱، شعب الایمان للبیہقی، باب فی حفظ اللسان، ج ۴، ص ۲۴۵، حدیث ۴۹۵۱، مسند الفردوس، ج ۵، ص ۱۰۶۹۵، حدیث ۷۵۴۳

اِمامُ الْمُحدِّثین، خاتَمُ الْمُحقِّقین سیِّدُنا شیخ عبد الحق مُحدِّث
دِہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اِس حدیثِ پاک کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں:

یعنی بے ذکرِ خدا بولتے رہنا دِل کی سختی کا موجب ہے اس میں
اِس جانب اشارہ ہے کہ (غافل دل اور) خوف و اُمید کے جذبات سے خالی دل سے ذکر
کرنا بارگاہِ الٰہی (جَلَّ جَلالُہ) میں قبول نہیں ہوتا اور ایسے انسان کے دل میں اچھی اور
پسندیدہ صفات پیدا نہیں ہوتیں۔ ۱؎

حضرت ربُّ العزّت کی بارگاہِ عظمت میں دُعا ہے کہ اے پروردگار
جَلَّ جَلالُہ! ہمیں فضول و بیہودہ گوئی کی بُرائی اور غفلت و معصیت کی تباہی سے محفوظ و
مامون فرما۔ ہماری زبانوں کو اپنے ذکر سے تر فرما اور ہمارے دلوں کو اپنی یاد سے
سرشار فرما۔ ہمیں بُری صحبت سے بچا کر نیک ماحول نصیب فرما۔ ہمیں دین کی فکر کرنے
والا، دین پر عمل کرنے والا اور دینِ اسلام کی تبلیغ کرنے والا اپنا پسندیدہ بندہ اور نبی
پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سچا غلام بنا۔ ہمارے دین و ایمان کی حفاظت فرما اور ہمارا
خاتمہ بالایمان پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلووں میں فرما اور ہماری
ہمارے والدین، اساتذہ و مشائخ کرام اہلِ خانہ، دوست احباب اور دیگر سارے
مسلمانوں کی بخشش و مغفرت فرما۔ تبلیغِ دین کی عالمی تحریک **تبلیغِ اسلامی** کو دن دُگنی
رات چوگنی ترقی عطا فرما اور اس کے پیغام کو دنیا بھر میں عام فرما (آمین بجاہ سیّد المرسلین)

۱؎ اشعۃ اللمعات کتاب الدعوات باب ذکر اللہ عزوجل والتقرب الیہ ج ۲ ص ۲۰۰

جائزہ سوالات

سوال 1 اللہ تعالیٰ کے متقی بندے عبادت بجا لانے اور معصیت سے بچنے کے باوجود یوم حساب سے ڈرتے ہیں اس کی دو وجوہات بیان کریں۔

سوال 2 سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سوال کرنے پر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے جو گناہ نہیں کرتے مگر پھر بھی ان کے دل ڈرتے ہیں کہ کہیں ان کے عمل مردود نہ ہو جائیں، جن نیک اعمال ذکر فرمائے ہیں وہ بیان کریں۔

سوال 3 نیک اعمال کرنے کے باوجود عدم قبولیت سے ڈرنا تو متقی لوگوں کی صفت ہے اور برے عمل کرکے اُن پر اتراتا کن لوگوں کا کام ہے؟

سوال 4 حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے رب تعالیٰ سے خوف کی جو چار اقسام بیان فرمائی ہیں وہ کون کون سی ہیں؟

سوال 5 سیدنا حضرت یحییٰ بن معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ نے کن لوگوں میں شامل نہ ہونے کا حکم فرمایا ہے؟

سوال 6 حدیث پاک میں تین طرح کے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حسرت اور ندامت ہونے کا ذکر کیا گیا ہے وہ کون لوگ ہیں؟

سوال 7 حدیث پاک میں کن مجالس و محافل کو مردار گدھے کی مثل قرار دیا گیا ہے؟

سوال 8 اس جانور کا نام بتائیں جس کے بولنے پر لاحول شریف پڑھی جاتی ہے؟

سوال 9 امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل فرمایا ہے کہ دنیا کے چوبیس گھنٹوں کے بدلے روزِ قیامت تین طرح کے خزانے ہوں گے ان میں سے ایک خزانہ وہ ہوگا جو تاریک و بدبودار ہوگا وہ کس گھڑی کے بدلے میں ہوگا؟

سوال 10 بروئے حدیث پاک وہ کونسی باتیں ہیں جو دولت کو ختم کرنے والی ہیں؟

بجز خدا کوئی لائق نہیں عبادت کے
روا اُسی کے لیے، ہیں رُکوع اور سجدے
وہی ہے بندۂ کامل خدا کا اے عاجزؔ!
اُسی کی یاد کے دل میں جلائے جو بھی دیے

اَوْرَاد و وَظائف کی پابندی کریں

مَجْمَعُ الْبَحْرَیْن سیدنا شیخ اسمٰعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت شیخ ابو طالب مکی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

مُدَاوَمَةُ الْأَوْرَادِ مِنْ أَخْلَاقِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَطَرِيْقِ الْعَابِدِيْنَ وَهِيَ مَزِيْدُ الْإِيْمَانِ وَعَلَامَةُ الْإِيْقَانِ	ترجمہ: اوراد و وظائف کی پابندی کرنا مومنوں کے اخلاق میں سے ہے اور عبادت گزاروں کا طریقہ ہے اور یہ نور ایمان میں اضافے کا سبب ہے اور یقین کی علامت ہے۔

(یاد رہے اوراد و وظائف کے لئے تسبیح کا استعمال معیوب نہیں بلکہ بزرگانِ دین رحمہم اللہ تعالیٰ کا طریقہ ہے۔ چنانچہ)

تسبیح کی فضیلت

مروی ہے کہ سیدالطائفہ شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ میں (لوگوں نے) تسبیح دیکھی تو آپ سے عرض کیا گیا کہ آپ (رحمۃ اللہ علیہ) اعلیٰ مرتبہ والے ہیں پھر بھی ہاتھ میں تسبیح پکڑے ہوتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

طَرِيْقٌ وَصَلْنَا بِهِ إِلَى مَا وَصَلْنَا لَا نَتْرُكُهُ أَبَدًا	ترجمہ: ہم جس مرتبہ کو پہنچے ہیں اسی کے ذریعہ پہنچے ہیں (اسے) ہم کبھی نہ چھوڑیں گے

عبادت عارفوں کے سر کا تاج ہے

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ارشادِ پاک ہے:

اَلْعِبَادَةُ عَلٰى رُؤُوْسِ الْعَارِفِيْنَ كَالتِّيْجَانِ عَلٰى رُؤُوْسِ الْمُلُوْكِ

ترجمہ: عبادت عارفوں کے سروں پر ایسے ہے جیسے بادشاہوں کے سروں پر تاج۔

مُحَقِّقِیْن صوفیاء کا وظیفہ

سیدنا حضرت شیخ ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے استادِ محترم سے محققین صوفیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کا ورد پوچھا تو انہوں نے فرمایا:

اِسْقَاطُ الْهَوٰى وَمَحَبَّةُ الْمَوْلٰى اَبَتِ الْمَحَبَّةُ اَنْ تَسْتَعْمِلَ مُحِبًّا لِغَيْرِ مَحْبُوْبِهٖ وَ قَالَ الْوِرْدُ رَدُّ النَّفْسِ بِالْحَقِّ عَنِ الْبَاطِلِ فِيْ عُمُوْمِ الْاَوْقَاتِ فَلْيُوَاظِبِ الْعَبْدُ عَلَى الْاَوْرَادِ وَ الطَّاعَاتِ وَ لِيُجَانِبِ الْمَعَاصِيَ وَالسَّيِّئَاتِ [1]

ترجمہ: (ان حضرات قدس سرہم رحمہم اللہ تعالیٰ کا ورد و وظیفہ ہے نفسانی) خواہشات کو چھوڑنا اور مولیٰ کی محبت۔ (یاد رکھو!) محبت یہ پسند نہیں کرتی کہ وہ محب سے اپنے محبوب کے علاوہ کسی دوسرے کا کام لے۔ اور (انہوں نے) فرمایا: ورد تمام اوقات میں باطل سے حق کی طرف نفس کو لوٹانا ہے۔ پس بندے کو اپنے اوراد اور طاعات کی پابندی کرنی چاہیے اور نافرمانیوں اور گناہوں سے دور رہنا چاہیے۔

[1] روح البیان ج ۲ ص ۸۰ زیر آیت ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ (پ ۴ آل عمران ۱۱۲)

مراجع و مصادر

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف / مؤلف	سن وصال ھ	مطبوعہ
۱	قرآن مجید	کلام الٰہی عزوجل		قدرت اللہ کمپنی اردو بازار لاہور
۲	کنز الایمان	امام احمد رضا خان محدث بریلوی	۳۴۰	قدرت اللہ کمپنی اردو بازار لاہور
۳	روح البیان	شیخ اسماعیل حقی	۱۱۳۷	دار احیاء التراث العربی بیروت
۴	نور العرفان	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی	۱۳۹۱	پیر بھائی کمپنی اردو بازار لاہور
۵	مصنف ابن ابی شیبہ	امام عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ	۲۳۵	مکتبۃ الرشد ریاض
۶	مسند الامام احمد بن حنبل	امام احمد بن حنبل الشیبانی	۲۴۱	دار الفکر بیروت لبنان
۷	سنن ابی داؤد	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث	۲۷۵	دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان
۸	سنن الترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی	۲۷۹	دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان
۹	السنن الکبریٰ	امام احمد بن شعیب النسائی	۳۰۳	دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان
۱۰	مسند الشامیین	امام سلیمان بن احمد الطبرانی	۳۶۰	مؤسسۃ الرسالۃ بیروت
۱۱	المستدرک	امام محمد بن عبد اللہ الحاکم	۴۰۵	دار الکتاب العربی بیروت
۱۲	شعب الایمان	امام احمد بن حسین البیہقی	۴۵۸	دار الکتب العلمیہ بیروت
۱۳	کیمیائے سعادت (اردو)	امام محمد غزالی	۵۰۵	مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی
۱۴	مکاشفۃ القلوب	امام محمد غزالی	۵۰۵	دار المعرفۃ بیروت لبنان
۱۵	مسند الفردوس	امام شیرویہ بن شہردار الدیلمی	۵۰۹	دار الکتب العلمیہ بیروت
۱۶	تذکرۃ الاولیاء	شیخ فرید الدین عطار	۶۲۷	انتشارات مرکزی خیابان شاہ مقابل مسجد سپہسالار تہران ایران
۱۷	تنبیہ المغترین	امام عبد الوہاب شعرانی	۹۷۳	مطبعۃ المیمنیۃ مصر
۱۸	اشعۃ اللمعات	شیخ عبد الحق محدث دہلوی	۱۰۵۲	مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ
۱۹	مرآۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی	۱۳۹۱	مکتبہ اسلامیہ اردو بازار لاہور

رحمہم اللہ تعالیٰ

مراجع و مصادر

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف / مؤلف	سن وفات ہجری	مطبوعہ
۱	قرآن مجید	کلام باری تعالیٰ جل جلالہ		قدرت اللہ کمپنی اردو بازار لاہور
۲	کنز الایمان	امام احمد رضا خان محدث بریلوی	۱۳۴۰	قدرت اللہ کمپنی اردو بازار لاہور
۳	نور العرفان	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی	۱۳۹۱	پیر بھائی کمپنی اردو بازار لاہور
۴	مسند الامام احمد بن حنبل	امام احمد بن حنبل الحنبلی	۲۴۱	دار الفکر بیروت لبنان
۵	سنن ابو داؤد	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث	۲۷۵	دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان
۶	سنن الترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی	۲۷۹	دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان
۷	السنن الکبریٰ	امام احمد بن شعیب النسائی	۳۰۳	دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان
۸	مسند الشامیین	امام سلیمان بن احمد الطبرانی	۳۶۰	مؤسسۃ الرسالۃ بیروت
۹	شعب الایمان	امام احمد بن حسین البیہقی	۴۵۸	دار الکتب العلمیہ بیروت
۱۰	کیمیائے سعادت (اردو)	امام محمد غزالی	۵۰۵	مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی
۱۱	مکاشفۃ القلوب	امام محمد غزالی	۵۰۵	دار المعرفۃ بیروت لبنان
۱۲	مسند الفردوس	امام شیرویہ بن شہردار الدیلمی	۵۰۹	دار الکتب العلمیہ بیروت
۱۳	تذکرۃ الاولیاء	شیخ فرید الدین عطار	۶۲۷	انتشارات مرکزی خیابان شاہ مقابل مسجد سجاد تہران ایران
۱۴	تنبیہ المغترین	امام عبد الوہاب شعرانی	۹۷۳	مطبعۃ المیمنیۃ مصر
۱۵	اشعۃ اللمعات	شیخ عبد الحق محدث دہلوی	۱۰۵۲	مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ
۱۶	مرآۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی	۱۳۹۱	مکتبہ اسلامیہ اردو بازار لاہور

رحمہم اللہ تعالیٰ

اللہ تعالیٰ سے حیا کرو

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک روز اپنے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے فرمایا:

اِسْتَحْيُوْا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ سے حیا کرو جیسے حیا کرنے کا حق ہے۔

انہوں نے عرض کیا:

يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّا لَنَسْتَحْيِيْ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

ترجمہ: اے اللہ کے نبی! (صلی اللہ علیہ وسلم) الحمد للہ ہم (اس سے) حیا کرتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَيْسَ ذَاكَ وَلٰكِنَّ الْاِسْتِحْيَاءَ مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ أَنْ تَحْفَظَ الرَّأْسَ وَمَا وَعٰى وَتَحْفَظَ الْبَطْنَ وَمَا حَوٰى وَتَتَذَكَّرَ الْمَوْتَ وَالْبِلٰى وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ تَرَكَ زِيْنَةَ الدُّنْيَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدِ اسْتَحْيَىٰ يَعْنِيْ مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ [1]

ترجمہ: (یہ زبان سے حیا کا اقرار کرنا پوری حیا) نہیں ہے لیکن اللہ تعالیٰ سے حیا کرنا جیسا حیا کرنے کا حق ہے (وہ یہ ہے) کہ تُو سر کی حفاظت کرے اور اس کی جس کو سر نے محفوظ کیا ہوا ہے اور تُو پیٹ کی حفاظت کرے اور اس کی جس پر وہ مشتمل ہے اور موت اور بوسیدہ ہو جانے کو یاد رکھے۔ جو آخرت چاہتا ہے وہ دنیا کی زینت کو چھوڑ دیتا ہے۔ پس جس نے یہ کیا اس نے حیا کی یعنی اللہ تعالیٰ سے جیسے حیا کرنے کا حق ہے۔

---

[1] سنن الترمذی ابواب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع باب ۲۴ ص ۵۸۳ حدیث ۲۴۵۸، مصنف ابن ابی شیبہ ج ۷ ص ۷۷ حدیث ۳۴۳۲۰، شعب الایمان للبیہقی باب ۵۳ ج ۶ ص ۱۴۱،۱۴۲ حدیث ۷۷۳۰، ۷۷۳۱، المستدرک للحاکم ج ۴ ص ۳۵۹ حدیث ۷۹۱۵، مسند الامام احمد بن حنبل ج ۱ ص ۳۸۷ حدیث ۳۶۷۱